Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم: جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱/

۷ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۔ ۲۹ ظہور ۱۳۳۱ ہش ۔ ۲۹ اگست ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۰۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ اگست۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کا ٹمپریچر ۹۹ ہے۔ کمزوری بتدریج کم ہو رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

— صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی بچی امۃ الحبیب گذشتہ دو ماہ سے دبارہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

پشاور ۲۸ اگست۔ صوبہ سرحد میں تعلیم کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیش نظر اس بات کا انتظام کیا جا رہا ہے کہ سکول روزانہ دو مرتبہ لگا کریں۔ صوبے میں صرف کوہاٹ ہی ایک ایسا ضلع ہے۔ جہاں کالج نہیں ہے۔ امید ہے آئندہ سال وہاں بھی

سندھ کے صوبہ میں نیا قانون لگان داری نافذ کر دیا گیا

اس کے تحت کاشتکاروں کو لگانداری کے مستقل حقوق حاصل ہو جائیں گے

حیدر آباد ۲۸ اگست۔ گورنر سندھ نے سارے صوبے میں نیا قانون لگانداری نافذ کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اس قانون سے صوبے کے بیس لاکھ ہاریوں کو براہِ راست فائدہ پہنچے گا۔ پرانے قانون میں حسب ضرورت ترمیمیں کرنے کے بعد نیا قانون وضع کیا گیا ہے۔ اور اس امر کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہاری لیڈروں کی طرف سے جو تجاویز پیش ہوتی رہی ہیں۔ نئے قانون میں انہیں شامل کر لیا جائے۔ اس کے تحت کاشتکاروں کو لگانداری کے مستقل حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ اور اب انہیں صرف اسی صورت میں بے دخل کیا جا سکے گا۔ کہ جائز شکایات کی بناء پر قانونی چارہ جوئی کر کے افسران مجاز سے باقاعدہ حکم حاصل کیا جائے۔ نئے قانون کے ذریعہ صوبہ میں پہلی دفعہ کاشتکاروں اور زمینداروں کے حقوق کے درمیان باقاعدگی پیدا کی گئی ہے۔

ہوائی حادثہ پر دلی رنج و الم کا اظہار

جماعت احمدیہ سول لائینز لاہور کی قرارداد

لاہور ۲۸ اگست۔ کل بعد نماز مغرب حلقہ سول لائینز لاہور کے احمدی مسلمانوں کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد احمدیہ رتن باغ میں منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا گیا۔

پاکستانی فضائیہ کے برسٹل فریٹر طیارے کو کھیوڑہ کے پاس الم ناک اور دردانگیز حادثہ فاجعہ پیش آنے سے جو قیمتی جانیں ضائع ہوئیں یہ اجلاس اس پر اپنے دلی رنج و افسوس اور غم و اندوہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس حادثے میں کام آنے والے مرحومین کے لواحقین اور پسماندگان سے دلی ہمدردی اور اظہار تعزیت کرتا ہے۔ نیز متعلقہ حکام سے اس صدمۂ عظیم میں قلبی احساسات حزن و الم کے ساتھ شریک غم ہے۔ کیونکہ فی زمانہ فن ہوابازی کے ماہر کا ضیاع ایک ناقابلِ برداشت صدمہ ہے۔ اجلاس میں شریک ہونے والے احباب میں حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نوابزادہ خان محمد احمد خاں آف مالیر کوٹلہ۔ نوابزادہ عباس احمد خاں صاحب۔ چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کیپٹن ملک مظفر احمد پنشنر۔ پروفیسر سید عبد القادر صاحب۔ جناب صاحبزادہ عبد الوہاب عمر اور سید بہاول شاہ صاحب کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (نامہ نگار)

مسجد کی تعمیر کے لئے ۵۰ ہزار ڈالر چندہ

واشنگٹن ۲۸ اگست۔ سعودی عرب کی حکومت نے واشنگٹن میں ایک مسجد اور ثقافتی مرکز کی تعمیر کیلئے ۵۰ ہزار ڈالر چندہ دیا ہے۔

خان نجف خاں کے خلاف فرد جرم شائع کر دی گئی

لاہور ۲۸ اگست۔ حکومت پنجاب نے خان نجف خاں کے خلاف جو فرد جرم لگائی ہے۔ وہ آج شائع کر دی گئی ہے۔ خان نجف خاں قائد ملت خان لیاقت علی خاں کے حادثہ قتل کے وقت راولپنڈی میں سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ قائد ملت کی حفاظت سے متعلق فرائض کی ادائیگی میں مجرمانہ تساہل برتنے کی وجہ سے فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ اس میں دو بڑے اور پانچ ضمنی الزام ہیں۔ ان میں سے ہر الزام نافرض شناسی کی حد تک پہنچتا ہے۔ ان سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ ۱۳ ستمبر تک تحریری جواب پیش کریں۔

م کی واپسی پر زور نہیں دے گا۔

برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے مالی پیشکش

تہران ۲۸ اگست۔ برطانیہ اور امریکہ نے ایران کو مالی امداد دینے کی مشترکہ پیشکش کی ہے۔ تاکہ وہ اپنی اقتصادی مشکلات پر قابو پا سکے۔ تہران اور واشنگٹن کی غیر مصدقہ خبروں میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ کے سفارتی نمائندوں نے ڈاکٹر مصدق سے جو تین گھنٹے تک ملاقات کی تھی۔ اس میں ہی مالی امداد کی پیشکش کی گئی تھی۔ اس پیشکش کے مطابق ایران کو ۱۰ لاکھ سے پچاس لاکھ ڈالر کی حد تک فوری امداد دی جائے گی۔ برطانیہ تیل کی ناکہ بندی ختم کر دیگا۔ اور معاوضہ ادا کرنے کے سوال پر بات چیت کے لئے آمادہ ہو جائیگا۔ نیز برطانوی ماہروں ...

"ہم احمدیت کی حفاظت کرنے میں بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت احمدیہ یوگنڈا کا تار

جماعت احمدیہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کے احباب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں احمدیت کے خلاف موجودہ شورش پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس عہد کو دوہرایا ہے۔ کہ وہ احمدیت کی حفاظت کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ تار کا مکمل ترجمہ درج ذیل ہے:

"جماعتِ احمدیہ یوگنڈا کے تمام افراد موجودہ صورت حال پر سخت تشویش میں ہیں۔ اور اپنے اس عہد کو دوہراتے ہیں۔ کہ ہم احمدیت کی حفاظت کرنے میں حضور کا ساتھ کبھی نہ چھوڑیں گے۔ خدا تعالےٰ اسلام کی مدد فرمائے۔ اور حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔"

جینوا کانفرنس میں مزید بات چیت

جینوا ۲۸ اگست۔ کشمیر کے بارے میں آج ہندوستانی اور پاکستانی وزراء کی بات چیت صرف ۵۰ منٹ تک جاری رہی۔ جس میں طے پایا کہ ڈاکٹر گراہم سے مزید بات چیت اپنے اپنے دفتروں میں علیحدہ علیحدہ کی جائے۔

علی ماہر پاشا اور جنرل نجیب کے درمیان اختلافات رفع ہو گئے

قاہرہ ۲۸ اگست۔ وزیر اعظم علی ماہر پاشا اور جنرل نجیب کے درمیان زرعی اصلاحات کے فوری یا بتدریج نفاذ کے سلسلہ میں جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ وہ اب دور ہو گئے ہیں۔ کیونکہ علی ماہر فوج کی تجویز کے مطابق فوری نفاذ پر راضی ہو گئے ہیں۔

در مدح حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ

شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوندِ کریم ؏ آں چناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو سوائے خداوند کریم کے کون جان سکتا ہے۔ وہ اپنی خودی سے اس طرح الگ ہو گیا کہ میم درمیان سے گر گیا

زاں نمط شد محوِ دلبر کز کمالِ اتحاد ؏ پیکرِ او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم

وہ اپنے معشوق میں اس طرح محو ہو گیا۔ کہ کمالِ اتحاد کی وجہ سے اسکی صورت بالکل ربِّ رحیم کی صورت بن گئی۔

(در ثمین)

جاپانی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

نئے انتخابات یکم اکتوبر سے شروع ہونگے

ٹوکیو ۲۸ اگست۔ جاپانی کابینہ نے پارلیمنٹ توڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئی پارلیمنٹ منتخب کرنے کے لئے یکم اکتوبر سے عام انتخابات شروع ہوں گے۔ وزیر اعظم مسٹر یوشیدا نے ان معاملات پر غور کرنے کے لئے کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا تھا۔ اجلاس کے اختتام پر سرکاری ترجمان نے اس اہم فیصلے کا اعلان کیا۔ اس ضمن میں شہنشاہ ہیروہیٹو نے بھی ایک فرمان جاری کیا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اعلان ضروری

جیسا کہ ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ اس سال بھی امید ہے کہ یہ جلسہ دسمبر کے آخر میں منعقد ہوگا۔ گذشتہ سال جماعت کے فاضل مقررین مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر فرما چکے ہیں۔

۱۔ ذکر حبیبؑ
۲۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غیرت
۳۔ حضرت مسیحؑ کی ہجرت کشمیر
۴۔ شعائر اسلام کی اہمیت
۵۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن و حدیث کی رو سے
۶۔ جرمن میں تبلیغ اسلام کے حالات
۷۔ فرانس میں تبلیغ اسلام کے حالات
۸۔ اسلامی پردہ اور اس پر اعتراضات کے جواب
۹۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں
۱۰۔ مخالفین سلسلہ کے بعض اہم اعتراضات کا جواب
۱۱۔ اسلامی عقائد کو صحیح طور پر ہم مانتے ہیں یا ہمارے مخالف
۱۲۔ جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی
۱۳۔ اسلام کی تائید میں مغربی ممالک میں انقلابات

اس سال کے جلسہ کے لئے اگر کوئی دوست موضوع تقاریر کے متعلق مشورہ دینا چاہیں۔ تو ۲۰ ستمبر ۱۹۵۲ء تک اپنی تجاویز نظارت ہذا میں بھجوا دیں اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رکھا جائے کہ مضامین تجویز کردہ حتی الوسع مندرجہ ذیل عنوانات کے اندر ہوں۔

۱۔ ہستی باری تعالیٰ۔
۲۔ فلسفہ احکام شریعت
۳۔ دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ
۴۔ اجرائے نبوت۔
۵۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام۔
۶۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
۷۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں
۸۔ مسئلہ خلافت۔
۹۔ علوم کلام۔
۱۰۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔
۱۱۔ عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جواب۔
۱۲۔ جدید تحریکات (۱۳) تبلیغ اسلام و احمدیت۔
۱۴۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

زعماء صاحبان انصار توجہ فرماویں

بعض مجالس انصار کی طرف سے کارگذاری کی رپورٹیں مرکز میں نہیں پہنچ رہیں۔ اور بعض کی طرف سے بے قاعدہ رپورٹیں آتی ہیں۔ بالالتزام نہیں آتیں۔ جن مجالس کی طرف سے رپورٹیں نہیں آتیں۔ مرکز ان کی کارگذاری سے بالکل لاعلمی میں رہتا ہے۔ اس لئے زعماء صاحبان کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہر ایک شعبہ کے متعلق مہتممین سے رپورٹیں لیکر باقاعدہ ماہ بماہ اپنے ریمارکس کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ اور جہاں پر چھوٹی مجالس ہونے کی وجہ سے مہتمم مقرر نہیں۔ صرف زعیم اور سکرٹری ہی کام کرتے ہیں۔ ان مجالس کے زعماء صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی کارگذاری کی رپورٹ خود مرتب کر کے مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں بھجواتے رہیں۔ اس کام کے لئے مرکز کی طرف سے کسی یاددہانی کی ضرورت نہ سمجھیں۔ اگر کسی ماہ میں کسی وجہ سے تنظیم انصار کا کوئی کام نہ ہؤا ہو۔ تو صرف یہی مرکز میں اطلاع بھجوا دی جاوے۔ کہ فلاں وجہ سے اس ماہ کوئی کام نہیں ہو سکا۔ بہرحال مرکز میں ماہ بماہ اطلاع آنی ضروری ہے۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

ٹریکٹ منگوا لیجئے

انجمن ترقی اسلام کی طرف سے شائع کردہ ٹریکٹ "جو خاتم النبیین کا منکر ہے۔ وہ یقیناً اسلام سے باہر ہے۔" ہمارے پاس کچھ تعداد میں موجود ہے۔ اگر کسی جماعت کو ضرورت ہو۔ تو نظارت ہذا کو اپنی معین ضرورت سے اطلاع دی جائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا عزیزم چودھری محمد اعظم واقف زندگی امسال بی۔ اے۔ بی۔ سی کا امتحانی دیا تھا اس میں انگریزی کی کمپارٹمنٹ آئی ہے۔ اب ۹/۱۹/۵۲ کو پھر امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ کرام سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ محمد رمضان کارکن دفتر وکالت تجارت تحریک جدید ربوہ

(۲) مرزا شرف الدین صاحب ربوہ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (مظفر احمد ربوہ)

(۳) احباب سے درخواست ہے کہ خاکسار کی ملازمت پر جلد از جلد بحال کے لئے دعا فرمائیں۔ منیر احمد محمد داؤد منزل مسلم ٹاؤن لاہور

قادیان میں تین درویشوں کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے)

(۱) چودھری محمد عبداللہ صاحب درویش جو مولوی تاج الدین صاحب قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔ مؤرخہ ۸/۲۰/۵۲ کو اچانک بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے جن کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک پر درویشانہ زندگی اختیار کی اور اپنا وقت نہایت اخلاص اور تقویٰ سے گذارا۔ اور موصی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(۲) مؤرخہ ۱۳ اگست ۱۹۵۲ء کو بعد نماز ظہر میاں مدد علی صاحب درویش جو کہ مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری کے بڑے بھائی تھے اور ہسپتال میں زیر علاج تھے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم یوپی سے آکر قادیان میں آباد ہوئے تھے۔ آپ کی عمر کم و بیش ستر سال تھی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ آپ کے مختصر حالات زندگی آپ کے بھائی سخاوت علی صاحب کی طرف سے اخبار بدر ۲۱ اگست میں شائع ہوئے ہیں۔

(۳) مؤرخہ ۱۷ اگست ۱۹۵۲ء کو میاں محمد عمر صاحب درویش مہاجر دہلوی کچھ عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بوجہ موصی نہ ہونے کے دوسرے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ محمد عمر صاحب بھی قادیان میں ہندوستان سے آکر آباد ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک بیوہ چھوڑی ہے احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کے پسماندگان کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(مرزا بشیر احمد ربوہ ۸/۲۷/۵۲)

بارھواں سالانہ اجتماع

۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۲ء

(۱) شوریٰ کی تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ	۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء
(۲) بجٹ سال ۵۳-۱۹۵۲ء بھجوانے کی آخری تاریخ	۳۱ اگست ۱۹۵۲ء
(۳) نمائندگان کے نام بھجوانے کی آخری تاریخ	۱۵ اگست ۱۹۵۲ء
(۴) اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے نام بھجوانے کی آخری تاریخ	۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء
(۵) ورزشی مقابلوں میں 〃 〃 〃	۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء
(۶) علمی مقابلوں میں 〃 〃 〃	۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء
(۷) ذہنی مقابلوں میں 〃 〃 〃	۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء
(۸) تربیتی کلاس کے لئے میں 〃 〃 〃	یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء

(۹) چندہ سالانہ اجتماع جلد تر پوری شرح کے ساتھ وصول کر کے بھجوائیے۔ تا منتظمین اطمینان کے ساتھ انتظام کر سکیں

سالانہ اجتماع اور تربیتی کلاس میں شامل ہو کر اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

عہدہ داران مجالس انصار اللہ جماعت مقامی کی

اطلاع کے لئے ضروری اعلان

لائحہ عمل انصار کی دفعہ ۵۱ میں مذکور ہے۔ کہ ہر ایک قسم کا چندہ انصار بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیجا جایا کرے۔ لیکن بعض عہدہ داران انصار جماعت مقامی بجائے محاسب صاحب کے نام چندہ بھیجنے کے مرکزی عہدہ داران انصار کے نام پر چندہ بھیج دیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ اس لئے مقامی عہدہ داران مجالس انصار اللہ اس امر کو نوٹ فرما لیں۔ کہ ہر ایک قسم کا چندہ انصار بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ کراتے رہیں۔ مرکزیہ دفتر انصار اللہ ربوہ میں صرف اطلاع بھجوا دینا کافی ہوگا۔ خواہ یہ اطلاع ماہواری رپورٹ کے ذریعہ ہی کر دی جایا کرے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ مال)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ اگست ۵۲ء

بھارتی مسلمانوں کے مصائب

یہ حقیقت بڑی المناک ہے۔ کہ بھارت کے مسلمانوں پر وہاں کے متعصب لوگ ذرا ذرا سے بہانے پر عوام کو اکسا کر حملہ کروا دیتے ہیں۔ اور مسلمان بیچاروں کو سخت جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے بکندر لال شرما سول میرج کا واقعہ ابھی تازہ ہی ہے۔ اس میں اگر قصور مرد کا ہی سمجھا جائے۔ تو پھر بھی ایک واحد شخصیت کا تھا۔ حالانکہ حقیقت یہ نہ تھی۔ بلکہ شادی کا انتظام خود ہندو کانگریسیوں نے کیا تھا۔ اور پھر سکندر بھی سوا اس کے کہ اس کا نام مسلمانوں کا سا تھا۔ مسلمانوں سے کوئی خاص تعلق نہ رکھتا تھا۔ اور نہ مسلمانوں کی سازش سے یہ شادی طے پائی تھی۔ مگر فتنہ پردازوں نے اس کو ہندو مسلم سوال بنا دیا۔ اور ہندو عوام کو اکسا کر ناحق کئی مسلمانوں کو قتل کروا دیا۔

بھارت میں اسی طرح اور بھی آئے دن واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ فسادی لوگ بات کا بتنگڑ بنا کر ہندو عوام سے مسلمانوں پر حملے کروا دیتے ہیں۔ ایک تازہ خبر حسب ذیل ہے:۔

"دہلی ۲۷ ر اگست۔ مہاسبھائیوں اور جن سنگھیوں نے مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز پراپیگنڈا کی جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ وہ آخر رنگ لا کر رہی اور کل ہندو مسلم فساد ہو کر رہا۔ یہ فساد دراصل ایک طرفہ واردات تھی۔ جس میں مسلح ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملے کئے۔ انہیں زخمی کیا۔ اور مسلمانوں کو ہی گرفتار کیا گیا۔ یہ فساد اس وقت ہوا جب کہ صدر بازار میں چند ہندو مسلمانوں کے درمیان پانی کے نل پر معمولی سا جھگڑا ہوا۔ مگر پولیس کے موقع پر پہنچنے کے باوجود ہندوؤں نے یہ افواہ پھیلا دی۔ کہ مسلمانوں نے ہندوؤں پر حملہ کر دیا ہے۔ اس پر مسلمانوں کو جگہ جگہ زدوکوب کیا گیا۔ اور ان کے مکانوں اور دکانوں کو لوٹنے کی ناکام کوشش کی گئی۔"

اس سے معلوم ہوگا۔ کہ بھارت کے مسلمان کس خطرناک ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دراصل یہ ایک باقاعدہ نسل کشی کی مہم ہے۔ جو سنگھیوں اور ہندو مہاسبھائیوں نے مسلمانان بھارت کے خلاف شروع کر رکھی ہے۔ بھارت کی سیکولر حکومت کا فرض ہے۔ کہ ان رجحانات کا سختی سے انسداد کرے۔ اور اکثریت کو نہتی بے بس اقلیت پر ظلم و ستم سے روکے۔

جنوبی افریقہ میں کالے رنگ کے لوگوں کے ساتھ سفید چمڑی والے انسان یہی سلوک کر رہے ہیں۔ جو نسل کشی کے مترادف ہے۔ اس میں پاکستان اور بھارت کے رہنے والے بھی ہیں۔ اور افریقہ کے اصل باشندے بھی ہیں۔

جہاں تک کسی فریق کی نسل کشی کا سوال ہے۔ دراصل بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ انجمن اقوام متحدہ نے ابھی تک اس ضمن میں کچھ نہیں کیا۔ اور ایسے واقعات کو ملک کا اندرونی قضیہ قرار دے کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

اس ضمن میں ایک بات جو ہم پاکستان کے بعض مسلمان کہلانے والوں سے کہنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی قابل غور ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ واقعی یہ نہایت دردناک ہے۔ کہ آج بھارت میں ہمارے بھائیوں کو صرف اس لئے تکلیفیں دی جا رہی ہیں۔ کہ وہ کلمہ گو ہیں۔ یا کم سے کم ان کے نام مسلمانوں کے سے ہیں۔ مگر وہاں اہل جور یہ نہیں دیکھتے۔ کہ یہ آمین بالجہر کہتا ہے یا نہیں۔ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا ہے یا باندھ کر۔ نہ وہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ وہ "خاتم النبیین" کے کیا معنی لیتا ہے۔ بارہ اماموں کو مانتا ہے یا چار یار کو۔ پیر پرست ہے یا غیر مقلد۔ حنفی۔ حنبلی۔ شافعی وغیرہ کا ان کے نزدیک کوئی امتیاز نہیں ہے۔ وہ سب کی پیشانیوں پر صرف ایک ہی لیبل دیکھتے ہیں۔ اور اپنا شنیع ارادہ پورا کرنے کے لئے لپکتے ہیں۔

کیا اس میں ہمارے لئے کوئی سبق نہیں ہے؟ کتنا افسوس ہے کہ ہم کہتے ہیں۔ کہ بھارت کے سنگھی اور مہاسبھائی ذرا ذرا سے بہانے پر مسلمانوں کا خون کروا دیتے ہیں۔ مگر کیا ہمارے پاکستان میں فتنہ پردازوں نے خود کلمہ گوؤں کو بغیر کسی بہانے کے محض مسائل میں ذرا سا اختلاف رکھنے کی وجہ سے اذیتیں نہیں دیں؟ ان کے جلسوں پر خشت باریاں نہیں کیں؟ ان کے خلاف عوام کو مشتعل نہیں کیا۔ اور بعض بے گناہوں کو قتل تک نہیں کروایا؟

بھارت کے مسلمانوں کی تکالیف پر کڑھنا۔ مضطرب ہونا۔ آنسو بہانا۔ ایک کلمہ گو کے لئے خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں آباد ہو۔ فطری بات ہے۔ جب ہم ایسی کوئی خبر سنتے ہیں۔ تو تڑپ اٹھتے ہیں۔ ہمارے دل میں ٹیس اٹھتی ہے۔ مگر یہ کیا بوالعجبی ہے۔ کہ پاکستان میں بعض سنگدل کلمہ گوئیوں ہی کی جان کے لاگو ہو رہے ہیں۔ ان کے خلاف افترائیں گھڑ گھڑ کر عوام کو مشتعل کرتے پھرتے ہیں۔ اور ان کو کوئی نہیں سمجھاتا۔ کہ تم نے یہ کیا پیشہ اختیار کیا ہے۔

امن شکنی اور لاقانونیت کا تحفظ

ملتان فائرنگ کے متعلق لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی کی تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آ چکی ہے۔ مجلس احرار کے ترجمان روزنامہ "آزاد" نے اس رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے پھر پرانی راگنی الاپنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور اس کوشش میں اس نے عدالت عالیہ کے ایک جج کی تحقیقات اور اس کے نتائج کی تردید کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"وہ تھانیدار جو اس تمام خون خرابے کا باعث ہوا یقیناً اس قابل نہیں کہ اسے قومی خدمت کا بحیثیت تھانیدار موقع دیا جائے۔" (آزاد ۲۷ اگست ۵۲ء)

اس کے بالمقابل اسی پولیس افسر کے متعلق ذرا تحقیقاتی رپورٹ کے الفاظ بھی ملاحظہ ہوں:۔

"یہ واحد پولیس افسر تھا جس نے پورے ایک ماہ کی لاقانونیت کے دوران میں قانون کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دئیے ہر چند کہ اس ایک ماہ میں جلوسوں وغیرہ پر پابندی عاید تھی۔ لیکن لوگ اس پابندی کی توہین کرنے اور مضحکہ اڑانے میں خوشی محسوس کرتے رہے"

غالباً "آزاد" کی نگاہ میں وہی پولیس افسر قومی خدمت کے سب سے زیادہ اہل ہیں جو قانون کے مطابق اپنے فرائض سرانجام نہ دیں تاکہ احراریوں کو امن شکنی کی کھلی چھٹی ملی رہے اور وہ قانونی پابندیوں کا عملاً تمسخر اڑا اڑا کر بغلیں بجاتے رہیں۔ معاذ اللہ! یہ ختم نبوت کا تحفظ ہے یا اس کی آڑ میں امن شکنی اور لاقانونیت کا تحفظ۔

یہ قربانی کی کھالیں؟

ایک طرف تو روزنامہ "زمیندار" اور "آزاد" قربانی کی کھالیں۔ "تحفظ ختم نبوت" کی آل مسلم پارٹیز کنونشن کی مجلس عاملہ کے اخراجات کے لئے طلب کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف ان کا حلیف مودودیوں کا اخبار روزنامہ تسنیم کھالوں کی اپیل اپنے "گشتی شفاخانہ" کے لئے کر رہا ہے۔ جو مودودیوں کی جماعت لاہور میں چلانے کا ارادہ کر رہی ہے۔ ایسے بعض دوسرے حالات سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مودودیوں نے احراریوں سے جوڑ توڑ منقطع کر دیا ہے۔ چنانچہ کل ہم نے الفضل میں تسنیم کے راستباز کی جو رپورٹ گذشتہ جلسہ دہلی دروازہ کی شائع کی ہے۔ اس سے بھی کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ احراریوں اور مودودیوں میں کسی نہ کسی بات پر ان بن ضرور ہو گئی ہے۔ خواہ یہ ان بن عارضی ہی کیوں نہ ہو۔

ممکن ہے عید قربان ہی اس افتراق کا باعث ہوئی ہو۔ اور مودودیوں نے خیال کیا ہو۔ کہ کہیں تحفظ ختم نبوت کے صدقہ میں قربانی کی وہ کھالیں جو انہیں ملتی ہیں۔ مشترکہ کھاتے میں نہ چلی جائیں۔ عید مسلمانوں کے میل ملاپ کا دن ہوتا ہے۔ مگر اف یہ قربانی کی کھالیں؟

جیتی مکھی نگلنے والے

"آزاد" نے ملتان فائرنگ کی تحقیقاتی رپورٹ پر ایک اور اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جسٹس کیانی نے اپنی رپورٹ میں پولیس اور سول حکام کے ان فرائض کا تذکرہ مناسب نہیں سمجھا۔ جو گولی چلانے سے پہلے حکام پر عاید ہوتے تھے۔ مثلاً وارننگ کے بعد ہلکا سا لاٹھی چارج۔ اس پر بھی مجمع منتشر نہ ہو۔ تو سخت لاٹھی چارج۔ اس سے بھی کام نہ چلے تو اشک آور گیس اور اگر خدانخواستہ اس سے بھی خطرہ دور نہ ہو۔ تو آخری بار مجسٹریٹ وارننگ دیتا ہے۔ کہ منٹوں میں تتر بتر ہو جاؤ ورنہ گولی چلے گی۔ پھر بادل ناخواستہ گولی چلائی جائے۔ وہ بھی اس طریقہ پر کہ نا سمجھوں کو طاقت استعمال کر کے سمجھایا جا رہا ہے۔ بہرحال پولیس نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ اتنی منزلیں کب طے ہوں۔ اور کون طے کرے۔ مجمع کو بندوقوں سے بھون کر رکھ دیا گیا۔" (آزاد ۲۷ اگست ۱۹۵۲ء جلد ۱۰۔ عدد ۲۴۴)

کیا واقعی یہ سچ ہے؟ اس کا جواب خود رپورٹ کے ان الفاظ میں سنئے جو "آزاد" کی ایک سابقہ اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں:۔

"ان حالات میں نہ لاٹھی چارج کارگر ہوتا نہ اشک آور گیس۔ مزید براں یہ ایک مقام خاص سے ایک غیر قانونی اجتماع کو منتشر کرنے کا معاملہ ہی نہیں تھا یہ معاملہ ایک ایسے اجتماع کا تھا جو پولیس کے ایک دستے کی خارجی حدود حفاظت میں گھس آیا تھا اور پولیس پر پیٹیں برسانے لگا تھا۔ یہ اجتماع ایسا تھا جو جبر اً تھانے کی حدود میں غیر قانونی طور پر گھس آیا تھا اور جس نے اس کے دروازے توڑ ڈالے تھے۔ اور شاید اسے آگ لگانے کی کوشش بھی کی تھی۔ آخر یہ کہ یہ اجتماع ایسا تھا جو فتنہ و شر کی صلاحیت سے پر تھا اگر پانچ یا دس منٹ کے اندر یہ اجتماع جنگلے کو توڑ دیتا اور صحن کو اینٹوں سے بھر دیتا تو یہ اندازہ لگانا ممکن نہیں تھا کہ وہ آئندہ پانچ یا دس منٹ کے اندر کیا کچھ نہ کرتا۔ اس قسم کی فتنہ بدمعاش صورت حال کے امکانات کو سنہری ترازو میں نہیں تولا جا سکتا لہذا کارروائی کرنے میں مزید تاخیر کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔" (آزاد جلد ۱۰ شمارہ ۲۴۳ صفحہ ۶)

جیتی مکھی نگلنا ہر کسی کا کام نہیں۔ اس میں مجلس احرار کا ترجمان روزنامہ "آزاد" ہی فرد واقع ہوا ہے۔ یہ ملا غلط بیانی اور وہ بھی عدالت عالیہ کے ایک جج کی تحقیقاتی رپورٹ کے متعلق۔ جسارت اور دلیری کی ایسی مثال ہا بدو شاید!

الاعتصام کی بے باک حق گوئی

"الاعتصام" رقمطراز ہے :-

"قادیانیت کی غلط روی اور ہماری مخالفت کا یہ مطلب تو کبھی نہ ہونا چاہیئے کہ ہم اس سے متعلق مصدقہ و غیر مصدقہ خبریں شائع کرتے پھریں۔ صحبت امروزہ میں ہم اپنی صحافت اور عوام مسلمانوں سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ خبروں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کریں اور بے بنیاد باتوں کے پھیلانے سے اجتناب کریں"

(۱۵ راگست ۱۹۵۲ء)

اخبار "الاعتصام" شکریہ کا مستحق ہے کہ اس نے حق و صداقت کی آواز بلند کرتے ہوئے اسلامی اخلاق کا قابل رشک مظاہرہ کیا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ "الاعتصام" کی اس اسلامی اپیل کا صحافتی اور عوامی حلقوں میں پرجوش خیر مقدم کیا جائے گا۔ مگر یہ نہیں بتا سکتے کہ جنہیں "جوش خطابت" میں بہکنے اور دوسروں کو بہکانے کی عادت ہے وہ کیا کریں گے ؟

اقلیتوں کی حفاظت کا شش نکاتی چارٹر

آجکل پاکستان کی ایک "غیر مسلم اقلیت" کے حقوق کے تحفظ۔ اس کی شہری آزادی کی برقراری اور ان میں پاکستان کے لئے گہری عقیدت پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ سے مندرجہ ذیل مطالبات کئے جا رہے ہیں :-

(۱) "ان کی تبلیغ بند کی جائے۔ لٹریچر ضبط کر لیا جائے اور تقریری و تحریری سرگرمیوں پر پابندی عاید کردی جائے۔

(۲) مرکزی کابینہ میں ان کے ہمخیال جو ایک وزیر ہے اسے فی الفور ہٹا دیا جائے۔

(۳) سرکاری ملازموں کو اپنی مذہبی تقریبات میں شامل ہونا ممنوع قرار دیا جائے

ان کی الاٹمنٹیں منسوخ کر دی جائیں ۔

(۴) ان کے افسروں کو الگ کر دیا جائے

(۵) ان کے مرکز کی خریدی ہوئی زمین گورنمنٹ چھین کر ہمیں دیدے۔

(۶) ان کا بینک بیلنس دیکھا جائے اور جس قدر چندہ پاکستان میں انہیں ملا ہے اسے لوٹ لیا جائے"

(آزاد ۱۳ راگست ۱۹۵۲ء)

یہ مطالبات جو سراسر اقلیت مذکور کی خیر خواہی اور ہمدردی کے لئے ہیں ان کا اصرار صرف پاکستان میں نہیں ہونا چاہیئے۔ گورنمنٹ ہند سے درخواست کی جانی چاہیئے کہ وہ وہاں کے مسلمانوں کے متعلق بھی انہی چھ نکات پر عمل کرے تا انصاف قائم ہو اور اقلیتوں میں جذبۂ وفاداری پیدا ہو۔

عقل کی پرورش کیلئے الہام کا بائیکاٹ

مولوی محمد بخش صاحب مسلم نے اپنے ایک طویل سلسلہ مضمون کے آخر میں فرمایا ہے -

"نیز قرآن نے اساسی اصول واضح کر دیئے آنحضرتؐ نے اپنے اعمال واقوال سے انہیں اجاگر کر دیا۔ اب زمانے کے لئے یہی مفید ہے کہ وہ اپنی عقل سے کام لے۔ بنیادی حقائق کے بعد اس کے گمراہ ہونے کا قوی احتمال ہے لیکن اگر نبیوں کا اجرا مان لیا جائے تو عقل کو اپنی جولانیاں دکھانے کا موقعہ نہ مل سکے گا۔ یہ قوت ایک اعتبار سے بیکار ہو جائے گی کہ انہیں ہر آن الہامات کا تابع ہونا پڑے گا"

(زمیندار ۱۷ راگست ۱۹۵۲ء)

مسلم صاحب کو عقل انسانی کے گمراہ ہونے کا قوی احتمال مسلّم ہے۔ مگر الہام کا آپ اس لئے بائیکاٹ کئے ہوئے ہیں کہ اس سے آپ کو قوت عقلیہ کے بیکار ہونے کا اندیشہ ہے حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ؎

عقل خود اندھی ہے گر نیرّ الہام نہ ہو

مولانا کی بات سے ہمیں تو یہ شبہ پڑ گیا ہے کہ ہمارے عقلمند علماء "رات کی تاریکی میں خوب دیکھ سکتے ہیں مگر سورج کی روشنی میں ان کی بینائی بے کار ہو جاتی ہے -

وزیر خارجہ کا تازہ جرم

"زمیندار" رقمطراز ہے :-

"چوہدری ظفر اللہ خاں نے اپنے بیان میں سراسر غلط بیانی سے کام لیا ہے اور انہوں نے مرزائی وزیر کی حیثیت میں مرزائی افسروں کے دامن کو اس الزام سے پاک وصاف دکھانے کے لئے ایک مذموم کوشش کا مظاہرہ کیا ہے۔ کابینہ کے کسی رکن کی طرف سے اپنے فرقہ سے تعلق رکھنے والے سرکاری افسروں اور ملازموں کی وکالت ایک مذموم فعل ہے"

(۱۸ راگست ۱۹۵۲ء)

چوہدری صاحب نے اپنے بیان میں تین امور پر خاص زور دیا تھا (۱) تبلیغ اسلام کا فریضہ ہر مسلمان پر عاید ہوتا ہے (۲) اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے جبر واکراہ یا سرکاری اثر ورسوخ کا استعمال ناجائز ہے (۳) اگر میرے فرقہ کے ملازمین نے ایسا کیا ہے تو انتہائی مذموم حرکات کا ارتکاب کیا ہے۔ اور ایسے لوگ سوسائٹی میں ریاکار پیدا کرتے ہیں۔

کس قدر حیرت ہے کہ حق وصداقت کی یہ آواز جسے چوہدری صاحب نے گورنمنٹ کے اعلامیہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے بلند کی ہے "زمیندار" اور "مجلس عمل" کے وفد کی نظر میں ناقابل معافی "جرم" اور "مذموم فعل" ہے - چہ عجب -

الحمد للہ میں تو نہیں بولا

مولوی اختر علی صاحب نے لکھا ہے

"یہ سخت افسوسناک ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد بھی کئی عناصر ابھی تک تخریبی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اور ہر وقت حکومت پر نکتہ چینی میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ ناعاقبت اندیش ہیں"

یہ الفاظ پڑھ کر ہمیں ان تین ملّاؤں کا دلچسپ لطیفہ یاد آگیا جو اکٹھے نماز پڑھنے میں مصروف تھے کہ اچانک انہوں نے مینڈک کی آواز سنی۔ اس پر پہلا ملّا بے ساختہ بول پڑا "کیا آواز ہے" دوسرے ملّا نے نماز میں اسے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ خاموش رہو نماز میں بولنا جرم ہے۔ تیسرے ملّا صاحب نے جب اپنے ساتھیوں کی یہ نامعقولیت دیکھی تو جھٹ فرمانے لگے "الحمد للہ میں تو نہیں بولا"

اسی طرح مولانا بھی تخریب پسند عناصر کو بڑی سختی سے ڈانٹ پلا رہے ہیں۔ اور خود فخریہ انداز میں فرماتے ہیں کہ "الحمد للہ ہم نے تو اس "ناعاقبت اندیشی" کا ارتکاب نہیں کیا"

آیت خاتم النبیین میں وزیر خارجہ کے استعفیٰ کا ذکر؟

ایک خبر ہے کہ جہلم میں زیر اہتمام مولوی عبد اللطیف صاحب امام جامع مسجد ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی غلام اللہ صاحب نے قرآن شریف کی روشنی میں ختم نبوت پر ایک جامع تقریر فرمائی -

پھر ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ وزیر خارجہ کو الگ کر دیا جائے - (تسنیم ۱۷ راگست ۱۹۵۲ء)

یہ بطور مثال صرف ایک جلسہ کی کارروائی پیش کی گئی ہے ورنہ پنجاب کے طول وعرض میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو جلسہ ہوتا ہے وہ "خاتم النبیین" کی تفسیر کے لئے ہوتا ہے اور اس تفسیر میں چوہدری ظفر اللہ خاں کے استعفیٰ کا ضرور ذکر کیا جاتا ہے -

یہ صورت حال دیکھ کر بعض بزرگوں کو یقین ہو چلا ہے کہ آیت خاتم النبیین میں چوہدری ظفر اللہ خاں انکی وزارت خارجہ اور ان کے استعفیٰ کی ایک بار یک خبر پائی جاتی ہے۔ مگر اس کا انکشاف ہمارے موجودہ علماء پر ہوا ہے اور گذشتہ مفسر اس سے محروم تھے

ہماری مزید تحقیق یہ ہے کہ "علماء" پر یہ انکشاف اس وقت ہوا جب وہ نہایت "تضرع اور خشوع خضوع" سے مندرجہ ذیل وظیفہ ورد زبان کئے ہوئے تھے :-

دیئے جاتے ہیں نااہلوں کو عہدے
ہمیں وعدوں پہ ٹالا جا رہا ہے -
سلامت آیۂ قرآں کی یارب
نیا دستور ڈھالا جا رہا ہے -

(آزاد ۳۰ راپریل ۱۹۵۱ء)

جماعت اسلامی پر "مظالم"

"تسنیم" لکھتا ہے -

"جماعت اسلامی کے ایک وفد نے گورنر سندھ سے ملاقات کرتے ہوئے یہ شکایت کی ہے کہ انہیں جلسوں کے لئے لاؤڈ سپیکر تک کی اجازت نہیں۔ لیکن سینما اور دوسرے تجارتی اداروں کو یہ سہولتیں حاصل ہیں"

(۱۷ راگست ۱۹۵۲ء)

یہ الگ امر ہے کہ جماعت اسلامی کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن کا اسلام اس کے دستور پر ٹھیک نہیں اترتا انہیں معاشرہ میں نہ صرف تبلیغ کی اجازت نہیں - بلکہ "آئین اسلامی" انہیں زندہ رہنے کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ (ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۴۵ء)

مگر جب تک یہ "جمہوریت اسلامی کی علمبردار جماعت" برسر اقتدار نہیں آجاتی اسے لاؤڈ سپیکر سے محروم کر دینا کیا ظلم نہ ہوگا ؟

اسلام کے ہر مسئلہ کی سند - مودودی صاحب

مولانا مودودی صاحب کے ایک مضمون کا اشتہار مینجر صاحب تسنیم کی قلم سے پڑھئے :-

"یہ مضمون روزنامہ تسنیم میں بھی آرہا ہے تاکہ پاکستان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں دو ماہ پہلے ایک کسوٹی دے دی جائے جس پر دستوری سفارشات کو پرکھ لیں کہ اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے سفارشات کھری ہیں یا کھوٹی"

(۱۳ راگست ۱۹۵۲ء)

مسلمان حیران ہوں گے کہ مودودی صاحب کب سے "اسلام کی کسوٹی" پر فائز ہوئے ہیں۔ سو اضافہ علم کی خاطر عرض ہے کہ یہ مقام آپ کو اس وقت سے ملا تھا جب آپ جنگ کشمیر کو حرام از اسلام قرار دے رہے تھے اور آپ کے قیّم میاں محمد طفیل صاحب نے کھلے لفظوں میں کہا تھا :-

"مولانا اس زمانہ میں اسلام کی ایک مانی ہوئی ہستی تھے اور اسلام کے ہر مسئلہ میں سند تھے اور ہیں" (دیباچہ مسئلہ کشمیر)

پاکستانی فوج اور ربوہ کے "مستحکم قلعے"

یوم استقلال کی تقریب پر ہمارے وزیر اعظم نے فرمایا :

"پاکستانی فوج کا دنیا کی جدید ترین فوج سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے" (تسنیم ۱۷ راگست ۱۹۵۲ء)

بدقسمتی سے محترم شیخ حسام الدین صاحب اور جناب مرتضیٰ احسن صاحب میکش کو وزیر اعظم سے پوچھنے کا خیال نہ رہا کہ حضور ہمیں دنیا کی جدید ترین فوجوں کا نہیں۔ ہمیں آپ یہ بتائیں کہ کیا ہماری فوج میں "ربوہ کے مستحکم قلعوں" زمین دوز سرنگوں اور اسلحہ ساز فیکٹریوں کے مقابلہ کا بھی دم خم ہے یا نہیں ؟

اگر وزیر اعظم صاحب اس سوال کا جواب صاف صاف نفی میں دے دیتے تو کم از کم پنجاب کا مسلمان یہ سمجھ لیتا کہ "۱۹۵۲ء کے مسلح مرزائی انقلاب" کی روک تھام کیلئے خود مجھے ہی اٹھنا پڑے گا۔ اور اور اگر جواب مثبت ہوتا تو اطمینان کی نیند سو جاتے مگر اب تو سراسر تاریکی ہی تاریکی ہے ۔

امانت تحریک جدید

"صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں" (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

اس امانت میں روپیہ جمع کرانے وقت دوست امانت تحریک جدید کے الفاظ ضرور لکھا کریں۔ (افسر امانت تحریک جدید)

"متعصب ملاؤں کا مذہبی جنون پاکستان کی ترقی کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے"

لنڈن کے مشہور اخبار ٹائمز میں پاکستان کی آزادی کے پانچ سالوں پر تبصرہ

ٹائمز (لندن) کے نامہ نگار خصوصی نے ۱۶ اگست کی اشاعت میں "پاکستان چوراہے پر" کے زیر عنوان ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے نہایت ہی بسط سے پاکستان کی آزادی کے پانچ سالوں کا تجزیہ کیا ہے اور پاکستان کی ترقی کے لئے سب سے بڑا خطرہ جو اس نے ظاہر کیا ہے۔ وہ ملاؤں کا مذہبی جنون اور تعصب ہے۔ جس کا اثر مضمون نگار کی رائے میں جماعت احمدیہ کو اقلیت قرار دینے اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے متعلق کم علم لوگوں کے فسادات و مظاہرات اور ہلڑبازی کے ذریعہ ملک میں رونما ہو رہا ہے۔ ذیل ہم قارئین کے لئے اس مضمون کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ (خاکسار محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

پاکستان چوراہے پر

قومی آزادی کے پانچ سال ۔ ٹائمز (لندن) کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء سے لے کر آج کے دن تک واضح طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ مملکت پاکستان جو اغلباً ایشیا کی مستحکم ترین سلطنت ہے آجکل کی حکومتوں کی طرح ایک ترقی یافتہ سلطنت بن جائیگی یا مشرق وسطیٰ کی دیگر اسلامی ریاستوں کی طرح آہستہ آہستہ قعر مذلت میں گرتی چلی جائے گی۔ آج سے دو سال قبل یعنی استقلال پاکستان کی تیسری سالگرہ کے موقع پر ہر ایک غیر ملکی مبصر کی یہی رائے تھی کہ پاکستان ترقی کی شاہراہ پر چل رہا ہے۔ کیونکہ ابتدائی مشکلات کے باوجود جب پاکستان میں اعلیٰ انتظامی قابلیت کے مالک اور صاحب تجربہ افراد کی کمی حد انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ اور موجودہ زمانے کے سب سے بڑے قتل عام کی یاد ابھی تک دلوں سے محو نہیں ہوئی تھی۔ پاکستان نے جس خوش اسلوبی سے استحکام حاصل کر لیا تھا۔ اسے دیکھکر یہی گمان ہوتا تھا۔ کہ پاکستان ہندوستان کے مقابلے میں ٹھوس۔ مضبوط اور اقتصادی نقطۂ نگاہ سے ایک مستحکم سلطنت ہے۔ اسوقت پاکستانیوں میں فراخ حوصلگی اولوالعزمی اور گرمجوشی پائی جاتی تھی۔ اور برطانوی افسر جو پاکستانی گورنمنٹ کی ملازمت میں تھے۔ وہ بھی انہی صفات حسنہ سے متصف نظر آتے تھے۔ انکا جوش اور اخلاص کچھ پاکستانیوں سے بھی بڑھا ہوا تھا۔ جشن آزادی کے چوتھے سال تک بھی پاکستان کی اقتصادی حالت نہایت اچھی تھی۔ اور کراچی کا شہر صنعت اور کثرت آبادی کے لحاظ سے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہا تھا۔ لیکن اخلاقی اور روحانی لحاظ سے اگر دیکھا جائے۔ تو رواداری کی روح مفقود ہوتی جا رہی تھی۔ اور اپنے وطن کیلئے خالص محبت جو پاکستانیوں کے دلوں میں موجزن تھی۔ اس کی جگہ تنگ ظرفی اور خشک مزاجی نے گھر کر لیا تھا۔ پاکستانیوں کو جو کچھ ملا تھا وہ اسکو کافی سمجھ کر مطمئن ہو بیٹھے۔ اور ہر ایک قسم کی ناکامی کا الزام حکومت کو دینے لگے۔ ان کا کام سوائے تخریبی تنقید کے اور کچھ نہ تھا۔ ہر ایک بہ کام کے کرنے کی ذمہ داری حکومت ہی پر رکھی گئی فوجی محکموں کے اکثر انگریز اور ایسا ہی سول سروس کے لوگ بددل ہو کر یہاں سے رخصت ہو گئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ جب پاکستان پر تنگی کا زمانہ تھا۔ تو جو خدمات ہم نے اسوقت سرانجام دیں ان کی قدر نہیں کی گئی یا یہ کہ ان کی میعاد ملازمت کے سلسلے میں حکومت پاکستان سے اگر تساہل یا سہل انگاری ظہور میں آئی۔ تو وہ اس سے بددل ہو گئے۔ انگریز تاجروں کی تعداد بے شک زیادہ ہو گئی تھی۔ لیکن ان کی نظر ان مشکلات پر نہ تھی۔ جن سے پاکستان کو دوچار ہونا پڑا تھا۔ بلکہ ان کی نظر حکومت کی ان کوتاہیوں پر پڑتی تھی۔ جو ان کے خیال میں گھٹنے کی بجائے بڑھتی جا رہی تھیں۔

تاہم پاکستان کی شاندار کامیابی اور ابتدائی سالوں کی بھاری امیدوں پر نظر رکھتے ہوئے ان مایوس کن علامات کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا تھا۔ کہ یہ ایک عارضی ردعمل کا نتیجہ ہیں۔ لیکن پاکستان کو پچھلے سال ایک صدمہ عظیم سے دوچار ہونا پڑا۔ جس کے بداثرات کا سلسلہ اب تک بھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ یعنی لیاقت علی خان کے قتل کا سانحہ اس حادثہ کا یہی نقصان نہیں ہوا کہ وزیر اعظم کا قیمتی وجود جس نے قائد اعظم کی وفات کے بعد ملک کو تباہی سے بچا لیا تھا۔ صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ بلکہ کابینہ پاکستان کی صفوں میں بھی انتشار پیدا ہو گیا۔ اب اس کابینہ کا کام روزمرہ کے دفتری کام کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔

مایوس کن رجحانات

مسٹر لیاقت علی خاں کی وفات کے بعد حکومت کے اعلیٰ طبقوں میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کی وجہ سے پاکستان کی ترقی میں مایوس کن رجحانات زیادہ نمایاں ہو گئے ہیں۔ لیکن بعید از انصاف ہو گا۔ اگر ہم یہ کہیں کہ یہ تمام رجحانات یا ان میں سے اکثر موجودہ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کی نسبتاً کمزور شخصیت کی وجہ سے ہیں۔ کیونکہ بہت سے ناپسندیدہ اجزاء لیاقت علی خان کی وفات سے پہلے ہی موجود تھے۔ ہاں خواجہ ناظم الدین کے زمانے میں یہ ہوا۔ کہ پہلی باتوں میں کمی کا آنا تو درکنار اور بہت سی نئی باتیں پیدا ہو گئیں جو پہلے مفقود تھیں۔ ان تمام باتوں کا نتیجہ آخر کار یہی نکلا۔ کہ بہت سے پاکستانی علانیہ ان باتوں کا اظہار کرنے لگ گئے . . . خصوصاً سول سروس کے ایسے عہدیدار جو زیادہ آزاد خیال ہیں۔ کیونکہ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے ابتدائی مشکلات کے دنوں میں پاکستان کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو کنارے پر لگایا تھا۔ اور اپنے تجربہ اور قابلیت کے زور سے معاملات ملکی کو حل کیا تھا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو آج بھی ملک کے لئے "جسد آہنی" کا کام دے رہے ہیں۔ جیسا کہ انگریزوں کے زمانے میں آئی سی ایس کے لوگ کام دے رہے تھے۔

جب ابتدائی مشکلات پر قابو پا لیا گیا تو آئین جہانبانی اور انتظام سلطنت میں نمایاں ترقی ہونی چاہئے تھی۔ لیکن نتیجہ برعکس ہے پچھلی سردیوں میں پنجاب کے ضلعواری انتظام کے متعلق ایک خفیہ رپورٹ جو کسی طرح منظر عام پر آ گئی تھی۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ تاخیر، دل اللوادر نااہلیت بد انتظامی نے ہر جگہ اپنا گھر کیا ہوا ہے اور وہ بھی پنجاب ہے جو تقسیم سے قبل ہندوستان بھر میں بہترین انتظامی صوبہ مشہور تھا۔ اس رپورٹ کو پڑھ کر سرکاری پریس بھی تڑپ اٹھا۔

سول سروس کے سینئر افسروں کی جگہ جن پر پچھلے پانچ سالوں کی محنت شاقہ کا نمایاں اثر ہے۔ اگر نوجوان افسروں کو مقرر کرنا ضروری ہے تو یہ بھی ضروری ہے کہ ان کی عام قابلیت کو بھی بلند کیا جائے اور وزیر اعظم لیاقت علی خاں کا آخری کام یہی تھا کہ وہ سول سروس کے امیدواروں کی تربیت کا از سرِ نو انتظام کریں جہاں تک امور خارجہ کا تعلق ہے پاکستان نے مشرق وسطیٰ کی دیگر اقوام سے جو گہرے تعلقات کی پالیسی اختیار کی ہے وہ بھی ملے جلے تاثرات سے خالی نہیں ۱۹۴۷ء میں کامن ویلتھ یعنی دولت مشترکہ کے لئے جو جوش پایا جاتا تھا۔ وہ اب بالکل مفقود ہو چکا ہے۔ اور دولتِ مشترکہ سے تعلقات کا بڑھانا تو قابلِ اعتناء ہی نہیں سمجھا جاتا۔ کیونکہ حکومت سمجھتی ہے کہ جہاں تک سیاسی رائے عامہ کا تعلق ہے۔ وہ بالکل واضح ہو چکی ہے۔ خود حکومت کے اعلےٰ طبقوں میں بھی جو لوگ دولت مشترکہ کے ساتھ تعلقات کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ وہ اس کو مضبوط کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ یہ صحیح ہے کہ حفاظتی کونسل ان شرائط پر جو اس کے نمائندوں کے نزدیک معقول سمجھی جاتی ہیں استصواب رائے کرنے کے لئے ہندوستان کو مجبور نہیں کر سکی یا کشمیر کی تقسیم ایسے رنگ میں نہیں کرا سکی کہ اس سے پاکستان کا پلہ بھاری ہو جائے۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ خدشہ پیدا ہو رہا ہے کہ پاکستان اپنی خارجہ پالیسی کی وجہ سے جس پر وہ مسلسل پانچ سال سے قائم ہے۔ سیاسی طور پر کہیں بے یار و مددگار ہی نہ رہ جائے۔

پچھلے سال سے پاکستان کی اقتصادی خوشحالی بھی جواب دے چکی ہے۔ روئی اور پٹ سن جن پر ملک کی خوشحالی کا دارومدار ہے۔ دنیا کی منڈیوں میں اپنی قیمت بری طرح کھو چکی ہیں۔ اور پاکستان کا یہ خیال کہ سارا ایشیا بھوکا ہے اور ہمارا پیٹ بھرا ہوا ہے کم از کم عارضی طور پر ضرور کمزور ہو گیا ہے۔ اس سال گیہوں فروخت کرنے کی بجائے پاکستان کو گیہوں خریدنا پڑی ہے یا قرض لینے کی ضرورت پیش آ گئی ہے۔

مذہبی جنون

لیکن اس دفعہ استحکام پاکستان کی پانچویں سالگرہ کے موقعہ پر وہ خطرہ جس نے پاکستان کی آئندہ ترقی کی روشن امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ وہ مذہبی دیوانوں کا بڑھتا ہوا مذہبی اثر ہے۔ لیاقت علی خاں کی وفات سے پہلے بھی ڈر تھا کہ متعصب ملاؤں کا اثر ملک کے دستور پر نہ پڑے۔ یہی وجہ تھی کہ وزیر اعظم مرحوم دستور اساسی کو جلد مکمل نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ مذہبی جنون کی رو جو پاکستان بننے کے ساتھ ہی پیدا ہو گئی تھی۔ مدھم پڑ گئی۔

"دستور ساز جماعت کو اپنے موجودہ عزم کو بروئے کار لانے کا موقع ملا۔ کہ ہم اسلامی بنیادوں پر دستور کی بنیاد رکھیں گے۔ اور ان کو اس بات کا احساس بھی ہوا۔ کہ صرف اسلامی شریعت کے سیدھے سادھے قوانین ہی موجودہ حکومت کو چلانے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ لیاقت کی وفات کے بعد دستور سازی کے کام کی رفتار تیز تر کر دی گئی ہے۔ لیکن پھر بھی اُمید نہیں۔ کہ کم از کم ایک سال تک دستور مکمل ہو سکے۔ اور ۱۹۵۵ء سے پہلے انتخابات ہو سکیں۔ جب دستور اساسی تیار ہو کر منظر عام پر آجائے گا۔ تو اس وقت معلوم ہو گا۔ کہ مذہبی انتہاپسندوں کا اثر کہاں تک اس دستور پر پڑ رہا ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مذہبی دیوانے پاکستانی زندگی کو پیچھے کی طرف لے جانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ تاکہ تعلیمیافتہ پاکستانیوں کے موجودہ اصلاحی نظریات کو خاک میں ملا دیں۔

عوام ناخواندہ پاکستانیوں پر مذہبی ملّاؤں کے اثر کا پتہ ان مظاہروں اور شورشوں سے لگتا ہے۔ جو فرقہ احمدیہ کی چھوٹی سی جماعت کے خلاف کئے گئے ہیں۔ ان ملّاؤں کا جہاں ایک طرف یہ مطالبہ ہے۔ کہ اس جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے اسلامی حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی ذات پر سوقیانہ اور رکیک حملے کئے جاتے ہیں جو اس فرقے کے سب سے مشہور ممبر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے اس خطرے کو بھانپ لیا ہے

اور وزراء اور دیگر سرکاری افسران کو روک دیا ہے۔ کہ وہ اپنی سرکاری حیثیت میں فرقہ وارانہ عقائد کی تبلیغ کریں۔ لیکن جو معاملہ اس وقت پاکستانیوں کی دو پارٹیوں میں چل رہا ہے۔ اس کے نتیجہ کے متعلق قبل از وقت کچھ کہنا مشکل ہے۔ ایک پارٹی تو ایسے لوگوں کی ہے جو اسلام سے انتہائی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور وہ ہر قسم کی موجودہ ترقی کو روکنا چاہتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو اسلامی احکام کی پابندی کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ کہ قومی ملکی اور صنعتی ترقی کے لئے اور حکومت کو چلانے کے لئے مغربی اصول بھی اپنائے جا سکتے ہیں۔

مملکت پاکستان جو اسلامی بنیادوں پر قائم ہونے پر اب بھی فخر کرتی ہے۔ اپنی آزادی کے پانچ سال بعد اسلام کے طریقوں سے کتراتی نظر آتی ہے۔ پاکستان اپنے تعلقات کو مغربی جمہوریت اور صنعتی ترقیوں سے علیحدہ کر کے اُسی طریق پر گامزن ہو سکتا ہے۔ جو رضا شاہ کی کوششوں کے باوجود اسلامی ایران نے اختیار کیا۔ یا پھر وہ اپنی قوم کی اعلیٰ قابلیتوں اور اپنی سابقہ ترقی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جدید ترکی کے نقش قدم پر چل کر ملک کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر سکتا ہے۔ اس طریق کار کا انتخاب اب ان لوگوں پر ہے۔ جن کے ہاتھوں میں اس عظیم الشان مملکت کی باگ ڈور ہے۔

(ٹائمز لنڈن ۱۶ر اگست ۱۹۵۲ء)

فروعی اختلافات کی بنا پر تکفیر کا بازار گرم کرنا اسلامی روح کے منافی ہے

منقول از "ہمارا پاکستان پشاور" ۸ر اگست ۱۹۵۲ء

(ابو رشید صاحب وجدانی)

خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد عقیدت تھی۔ جب امام صاحب نے اپنی مشہور کتاب "موطا" مرتب فرمائی۔ اور اس میں وہ احادیث جمع کیں۔ جو ان کے نزدیک مستند اور صحیح تھیں۔ خلیفہ نے آپ سے استدعا کی۔ کہ آپ موطا کا ایک نسخہ لکھ کر دیں۔ میں اس نسخے کی نقلیں کرا کے تمام بلاد اسلامیہ میں بھجوا دوں گا۔ اور حکم دوں گا۔ کہ تمام مسلمان اس کتاب کے مندرجات پر عمل کریں۔ اور کسی دوسری کتاب کو معتبر نہ سمجھیں۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو اگر محض ذاتی عزوجاہ مطلوب ہوتا۔ تو خلیفہ کی اس تجویز پر مسرور ہوتے لیکن اُن کے نزدیک مسلمانوں کی ہدایت اور شریعت کی روح حقیقی کا تحفظ مقدم تھا۔ چنانچہ آپ نے خلیفہ منصور سے کہا۔ امیرالمومنین! یہ ہرگز مناسب نہیں۔ حدیثیں لوگوں تک پہنچ چکی ہیں۔ وہ ان کی روایت کر چکے ہیں۔ لوگوں کے پاس صحابہ کرام اور تابعین کے ارشادات پہنچ چکے ہیں۔ اور انہیں معلوم ہے کہ صحابہ کے درمیان بعض مسائل میں بھی اختلاف تھا۔ اس لئے آپ لوگوں کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیجئے۔ وہ اپنے لئے جن علوم اور جن احادیث کو موزوں سمجھیں۔ اُنہیں اختیار کر لیں۔

ہارون رشید کو مشورہ

خلیفہ ہارون رشید کو بھی موطاء امام مالک رحمۃ سے بہت وابستگی تھی۔ اُس نے بھی جب یہ ارادہ ظاہر کیا۔ کہ میں موطا کو کعبۃ اللہ میں لٹکا دینا چاہتا ہوں تاکہ لوگ صرف اسی کتاب کی حدیثوں پر عمل کریں۔ تو ہارون رشید کو بھی یہی مشورہ دیا گیا کہ ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔ علماء کا اختلاف اُمتِ مسلمہ کے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق رحمت ہے۔ ہر امام اور ہر عالم جس چیز کو صحیح سمجھتا ہے۔ اُسی کو اُمت کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ ان علماء کے سب پیرو ہدایت پر ہیں۔ کیونکہ فروعی اختلافات سے کوئی گمراہ نہیں ہوتا۔

عوام کو گمراہ کرنے والے

عوام کو گمراہ کرنے والے مولویوں نے ان پاک نفس اماموں کے نام پر الگ الگ فرقے بنا لئے۔ اور ان فرقوں کے درمیان اس قدر تعصب پیدا کر دیا۔ کہ حنفی حنبلیوں کو اور شافعی مالکیوں کو گمراہ سمجھنے لگے۔ حالانکہ یہ جلیل القدر امام ہرگز اپنی رائے کو زبردستی منوانا نہیں چاہتے

تھے۔ اور اختلافات کو اُمت کے لئے رحمت سمجھتے تھے۔ کیونکہ اگر مسائل کی تاویل میں اختلاف نہ ہوتا۔ تو دین نہایت چبیں اور دشوار ہو جاتا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے دین کو آسان فرمایا ہے۔

جائز اور ناجائز اختلاف

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر اختلاف اصولِ دین میں ہو۔ تو اس کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں مثلاً کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت۔ اُس کی صفات۔ انبیاء۔ کتب سماوی۔ یوم آخرت جیسے بنیادی عقائد سے اختلاف کرے۔ تو ایسا شخص اُمت سے خارج ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ دین کے وہ احکام جن کی دلیل و برہان واضح۔ اور جن کا تعامل مسلسل اور روشن ہو۔ مثلاً نماز۔ روزہ حج .... وغیرہ ان میں اختلاف کرنا بھی ضلالت ہے۔ اور اس سے اُمت میں تفرقہ پڑتا ہے۔ لیکن تفصیلی احکام میں جہاں ایک کے سوا دوسرے معانی و مطالب کا بھی امکان و احتمال ہو۔ اختلاف کرنا ہرگز ناجائز نہیں۔ کیونکہ یہ اختلاف فرعی ہے۔ جو عہدِ نبوت اور زمانہ خلفائے راشدین اور قرونِ اولیٰ کے علماء میں بھی موجود تھا۔ اور جس کو کسی بزرگ نے ویسی اہمیت نہیں دی۔ جیسے آج کل کے مولوی ذرا ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا کر کفر کے فتوے جڑ دیتے ہیں۔

امام شعرانی کی تصریح

امام شعرانی نے اپنی کتاب "المیزان الکبریٰ" میں لکھا ہے کہ شریعت میں اگر کوئی اختلاف ہے تو محض رخصت اور عزیمت میں ہے۔ شریعت تو عام ہے۔ لیکن عوام کی حالت یکساں نہیں ہے بعض لوگ اپنی کمزوری اور درماندگی کی وجہ سے یا زمانے کے حالات کے ماتحت زیادہ سختی اور تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔ اُن کے لئے آسانیاں موجود ہیں۔ اور عزیمت کا مطالبہ انہی لوگوں سے کیا جاتا ہے۔ جو سختی اور تکلیف برداشت کر سکتے ہیں۔ اختلافات کا منشائے حقیقی صرف یہ ہے۔ کہ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا ہوں۔ وہ حسب پسند اور حسب استطاعت کسی مسلک پر کاربند ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے جویاں ہیں۔ اُن کے دلوں میں یہ وہم پیدا نہ ہونے پائے۔ کہ وہ گمراہ ہو رہے ہیں۔ اور دین کا دامن اُن کے ہاتھ سے چھوٹا جا رہا ہے۔

(باقی دیکھو اسی صفحہ کے کالم اول اور دوم پر)

فروعی اور تفصیلی اختلاف

یہ فروعی اور تفصیلی اختلاف صحابہؓ میں تھا۔ تابعین میں تھا۔ تبع تابعین میں تھا۔ بعد کے آئمہ اور علماء میں رہا۔ پھر فقہ کے چار بڑے بڑے جلیل القدر اماموں نے اپنے مسلک الگ الگ واضح کئے۔ اور ایک دوسرے سے بیشمار مسائل میں اختلاف کیا۔ لیکن ایک دوسرے کا انتہائی احترام کرتے رہے۔ اور لوگوں نے جس تاویل میں اپنی آسانی یا تسلی دیکھی۔ اُس کو اختیار کر لیا۔ آج صدہا سال گذر جانے کے بعد پھر مختلف مسلکوں میں مختلف گروہوں کے درمیان اختلاف رونما ہے۔ اور سب اپنے اپنے ذوق اور مسلم کے مطابق تاویلات پیش کر رہے ہیں۔ جمہور کو چاہیئے کہ تکفیر و تفضیل سے بچیں اور جو تاویلات اُن کو پسند آئیں اور جن میں وہ سہولت اور رخصت دیکھیں۔ ان کو اختیار کر لیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ بنی اُمیّہ) نے کیا خوب فرمایا۔ کہ "اگر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں اختلاف نہ ہوتا۔ اور وہ ہر مسئلے میں اتفاق ہی کر لیتے۔ تو یہ بات مجھے قطعی طور پر پسند نہ ہوتی۔ کیونکہ اس صورت میں شریعت رخصتوں اور آسانیوں سے بالکل خالی ہو جاتی" گویا اصل منشے یہ ہے کہ دین کو اسکے بنیادی اصول و احکام محفوظ رکھ کر جمہور کے لئے آسان بنا دیا جائے۔ آج کل کا مولوی دین کو دشوار تر اور وبالِ جان بنانے کی کوشش میں مصروف ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ بعض طبقوں میں دین کی طرف سے قطعی بے توجہی پیدا ہو رہی ہے یہ سب مولویوں کی برکتیں ہیں۔ جنہوں نے دین کی روح حقیقی کو نہ سمجھا۔ اور ذرا ذرا سے اختلاف کو کفر و اسلام کا معیار بنا لیا۔

درخواست دعا

صحابہ کرام۔ درویشان قادیان و دیگر بزرگان کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ میں ایک عرصہ کی مشکلات اور پریشانیوں کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہوں کہ خداوند کریم میری پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرما کر تسکین و اطمینان قلب عطا فرماوے۔ ڈیرز۔ الطاف الرحمٰن حسرت بلڈنگ۔ جودھامل روڈ لاہور

مویشیوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے

اونٹ۔ گائے۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ وغیرہ پر خواہ نر ہوں یا مادہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اس کی شرح نصاب حسب ذیل ہے:۔

اونٹ:۔ ۵ (اس سے ۹ تک .... ایک بکری

۱۰ " " ۱۴ " .... دو بکریاں

۱۵ " " ۱۹ " .... تین بکریاں

۲۰ " " ۲۴ " .... چار "

۲۵ " " ۳۵ " .... ایک اونٹنی یکسالہ (یعنی اس کی پیدائش پر ایک سال گذر چکا ہو)

گائیوں اور بھینسوں کے لئے:۔ فی تیس ۳۰ راس .... ایک یک سالہ بچھڑا

" چالیس " .... " یکسالہ "

بھیڑ بکری و دنبہ کے لئے:۔ چالیس راس سے ۱۲۰ تک ـــــ صرف ایک بکری

۱۲۱ سے " " ۲۰۰ " " دو بکریاں

۲۰۱ " " " " ۳۰۰ " " تین بکریاں

اس سے اوپر فی صدی ایک بکری واجب ہوگی۔ اگر بکریاں پورے سینکڑوں کی تعداد میں نہ ہوں۔ کم ہوں۔ تو ان پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ ایک ہی جنس میں شمار ہونگی۔ یعنی اگر کسی کے پاس کچھ بکریاں۔ کچھ بھیڑیں اور کچھ دنبے مطابق نصاب موجود ہوں۔ تو ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

نیز ان مویشیوں میں سے صرف اُن پر زکوٰۃ واجب ہوگی جو عام طور پر جنگل میں چر کر خوراک حاصل کرتے ہوں۔ اور جوتنے اور لادنے کے کام میں نہ لائے جاتے ہوں:۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

سیکرٹری صاحبان مال و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں

دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ احباب بوجہ ناتجربہ کاری قربانی کی کھالوں کو خراب کر لیتے ہیں۔ جس سے ان کی قیمت بہت کم پڑتی ہے۔ اور اس طرح سلسلہ کا کافی مالی نقصان ہو جاتا ہے۔ کھال رکھ چھوڑنے سے متعفن ہو کر خراب ہو جاتی ہے۔ لہذا سیکرٹری صاحبان مال و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان اپنی اپنی جماعتوں میں اعلان فرمائیں۔ کہ قربانی دینے کے بعد اسی وقت تازہ بتازہ کھالیں عہدیداران جماعت کے پاس پہنچا دیں۔ اور عہدیداران جماعت جو کھال ہائے قربانی وصول کرتے ہی فوراً پسا ہوا نمک کھال کے تمام اندرونی حصہ پر لگا دینے کا انتظام کر دیں۔ تا وہ خراب ہونے سے محفوظ ہو جائے۔ اور اچھے داموں بک سکے۔

نیز اگر کسی دوست کو بوجہ کسی مجبوری کے تازہ بتازہ کھال قربانی مقررہ عہدیداران جماعت کے پاس بھجوانے کا موقع نہ ملے۔ تو ایسے احباب کی خدمت میں بھی درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ خود ہی کھال پر نمک لگا دیں۔ تا وہ خراب نہ ہونے پائے۔ (نظارت بیت المال)

اعلان

جماعت احمدیہ مانسہرہ کیمپ کے لئے دو عدد رسید بکس ع ۳۲۸۴ ع ۳۲۸۵ بذریعہ ڈاک بھجوائی گئی تھیں۔ ان کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یہ رسید بکیں نہیں پہنچیں۔ بعد ازاں ان کو ایک اور رسید بک ع ۳۳۴۷ بھی بھجوائی گئی۔ اس کے متعلق بھی نہ ملنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بعض اور جماعتوں کی طرف سے بھی اس قسم کی شکایات دفتر کے نوٹس میں آئی ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا احباب کی آگاہی کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ان رسید بکوں میں سے کوئی رسید بک کسی دوست کو ملے۔ تو وہ فوراً دفتر میں اطلاع دے۔ نیز کوئی احمدی دوست ان رسید بکوں پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

خطوکتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے (مینیجر الفضل)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں اُن کے پتہ روانہ فرمایئے (پتہ خوشخط ہو)، ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے:۔ (عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے

چوہدری ظفراللہ خانصاحب کو مجلس وزراء سے نکلوانیکی سازش

مطلب براری کیلئے قادیانی فرقہ کے خلاف نیش زنی

مشرقی پاکستان کے اخبار سنگرام کا مقالہ

مغربی پاکستان میں احرار نے احمدیہ جماعت کے خلاف جو فتنہ اٹھا رکھا ہے۔ اس کے متعلق مشرقی پاکستان کے اخبار جو رائے ظاہر کر رہے ہیں، وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہنا چاہتے کہ ان مضامین کی جزئیات کس حد تک صحیح ہیں۔ یہ معاملہ درحقیقت خواجہ ناظم الدین صاحب اور ان کے اہل وطن کا ہے۔ لیکن ہم اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کہ اس فتنہ نے کس طرح سارے ملک میں فساد اور اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ اور کس طرح ہر خیال کے لوگ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض ان میں سے سچے بھی ہوں گے اور بعض مبالغہ کرنے والے بھی ہوں گے۔ مگر بہرحال نتیجہ ظاہر ہے (ادارہ)

مشرقی پاکستان کا ہفت روزہ اخبار "سنگرام" اپنی اشاعت مورخہ ۲۱ جولائی ۵۲ء میں واقعات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

کراچی ۱۱ر جولائی۔ وزیر خارجہ پاکستان کو وزارت سے برطرف کرانے کے لئے یہاں ایک گہری اور دوررس سازش پرورش پا رہی ہے۔ یہاں کے سمجھدار طبقے کا قیاس ہے کہ کیبنٹ کے اندر اور باہر ایک صاحب اقتدار جماعت کی پوشیدہ امداد اور ترغیب سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

چوہدری ظفراللہ خانصاحب ایک نہایت انصاف پسند اور راست باز آدمی ہیں۔ اسی وجہ سے وہ بہت سے لوگوں کی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں۔ سیاست پاکستان کے قانون اساسی کی کمیٹی میں صرف چوہدری ظفراللہ خانصاحب ہی نے صیغہ قضاء کو صیغہ سیاست سے علیحدہ رکھنے کی سفارش کی تھی۔ جس کی وجہ سے ممبران میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے اس کمیٹی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس کے بعد ایک صاحب اقتدار جماعت چوہدری صاحب کو کیبنٹ سے نکالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن ساری کابینہ میں صرف یہی ایک شخص ہے۔ جس کے خلاف کسی قسم کی بددیانتی کی شکایت نہیں ہے۔ اسلئے مجبور ہو کر یہ لوگ دوسرے طریق سے اپنے ذلیل مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کمر کس کر کوشش کر رہے ہیں

جناب چوہدری ظفراللہ خانصاحب بہترین وزیر خارجہ ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے بیرونی ممالک میں بھی بہت نام پیدا کیا ہے۔ اور پاکستان کے اندر بھی انہیں بہت بڑی عزت حاصل ہے اسی وجہ سے خود کابینہ پاکستان کے بعض مقتدر ممبروں کو بھی اور کابینہ سے باہر ان کی ہم خیال ایک مقتدر جماعت کو بھی یہ کھٹکا لگ رہا ہے کہ بین الاقوامی شہرت اور قومی عزت کی وجہ سے جلد یا بدیر چوہدری صاحب پاکستان کے وزیراعظم بن جائیں گے۔ اسی وجہ سے ان کے خلاف پُرزور رائے عامہ پیدا کرنے کے لئے عوام کے مذہبی جذبات کو ان کے خلاف ابھارا جا رہا ہے۔ چوہدری ظفراللہ خانصاحب قادیانی جماعت کے مسلمان ہیں۔ اس لئے ان کو وزارت سے نکالنے کے لئے قادیانیوں کے خلاف وسیع پیمانے پر شور اٹھایا جا رہا ہے۔

اسی غرض کے لئے پچھلے دنوں (جہانگیر پارک کراچی میں) قادیانیوں کے ایک سالانہ جلسے میں جب چوہدری ظفراللہ خاں تقریر کر رہے تھے تو غنڈوں کی ایک جماعت نے جلسہ گاہ پر حملہ کر دیا۔ اور قادیانیوں اور غیر قادیانیوں میں فسادات شروع ہو گئے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ چوہدری صاحب کی مخالف پارٹی کی شہ پر ہی ان غنڈوں کو ایسا کرنے کی جرأت ہوئی۔

گذشتہ رات کو یہاں چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کے خلاف ایک پبلک جلسے کا انتظام کیا گیا۔ اس جلسے میں صاف طور پر ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ حکومت پاکستان سے کیا گیا۔

اس جلسے میں مشرقی بنگال سے آئے ہوئے ایک مولوی عبدالحامد صاحب بدایونی نے جنہیں جمعیتہ علمائے مشرقی بنگال کا صدر بتایا جاتا ہے تقریر شروع کی۔ جب وہ چوہدری ظفراللہ خانصاحب کے خلاف کچھ کہنے لگے۔ تو سامعین نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ لیکن وہ اول سے آخر تک قادیانیوں کے خلاف حملے کرتے ہی چلے گئے۔ اس جلسے میں پاک پنجاب کے (سابق) وزیراعظم (خان افتخار حسین خان) نواب ممدوٹ بھی شامل تھے۔ کراچی کے تمام محب وطن پبلک اور چند خود غرض لوگوں کی ذلیل کوششوں پر جو اپنی ذاتی اغراض کی خاطر اندھے ہو رہے ہیں غم و غصہ سے لبریز ہو رہی ہے پاکستان کے بہترین سیاست دان اور قائداعظم کے معتمد معاون (چوہدری ظفراللہ خان) پر اس قسم کے ذلیل حملوں کو محب وطن عوام الناس نے سخت بُرا منایا ہے۔ اور اس پر دلی صدمہ محسوس کیا ہے۔

سابق شاہ فاروق کا سرمایہ منجمد قرار دیدیا جائے

بنکوں سے جنرل نجیب کا مطالبہ

لندن ۲۸ر اگست۔ قبرص سے ڈیلی گریفک کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مصر کے دفتر خارجہ کی طرف سے دنیا کے تمام بڑے بڑے بنکوں سے درخواست کی جانیوالی ہے کہ سابق شاہ فاروق کا سرمایہ "منجمد" قرار دے دیا جائے۔ بنکوں کے نام جو گشتی مراسلہ جاری کیا جائے گا۔ اس پر قاہرہ کے وہ دو وکیل دستخط کریں گے۔ جنہیں جنرل نجیب نے سابق شاہ کی جائدادوں کا کسٹوڈین مقرر کیا ہے۔ اگرچہ فاروق نے اس بات کی تردید کی ہے کہ مصر سے باہر انہوں نے کوئی دولت جمع کر رکھی ہے۔ لیکن قاہرہ کے اخبارات نے الزام لگایا ہے کہ انہوں نے امریکہ اور سویٹزرلینڈ کے بنکوں میں کم از کم ۵۰۰۰۰۰۰، ۳ پونڈ کی رقم جمع کر رکھی ہیں۔ اس کے علاوہ فاروق کے پاس ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا مزید ذاتی سرمایہ بھی ہے۔ (اسٹار)

مرکزی اقتصادی کمیٹی

کراچی۔ ۲۷ر اگست: حکومت پاکستان کی مقرر کردہ اقتصادی کمیٹی اگلے جمعہ سے کراچی میں اپنا کام شروع کر رہی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں وہ تقریباً ایک ماہ تک کام کرے گی۔ یہ کمیٹی وزیر تجارت و امور اقتصادیات مسٹر فضل الرحمٰن کی صدارت میں پچھلے ہفتے اس مقصد کے لئے قائم کی گئی تھی۔ کہ ملک کی اقتصادی صورت حال کا جائزہ لے وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کمیٹی کے کام کے لئے کوئی حتمی ایجنڈا تیار نہیں کیا گیا۔

سندھ میں امتناعی نظربندی کا بل

کراچی ۲۷ر اگست حکومت سندھ ایسے اقدامات اختیار کر رہی ہے جن سے اناج کی ناجائز درآمد برآمد اور ذخیرہ کرنیوالوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جا سکے گی۔ اس مقصد کے لئے ایک بل تیار کیا گیا ہے۔ جس کے تحت حکومت کو امتناعی نظربندی کا اختیار مل جائے گا۔

درخواست دعا :۔ میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
شکر اللہ فضل عمر ہوسٹل

مصر اور برطانیہ کے تعلقات کسی حد تک بہتر ہو گئے ہیں

لندن ۲۸ر اگست۔ اگرچہ سرکاری حلقے قاہرہ کی ان اطلاعات سے متفق ہیں کہ حالیہ چند ہفتوں میں اینگلو مصری تعلقات کسی حد تک بہتر ہو گئے ہیں۔ مگر سرِدست اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ دونوں ممالک کے درمیان جلد ہی دوبارہ مذاکرات شروع ہونے والے ہیں۔

باخبر حلقے صرف یہی بتاتے ہیں کہ برطانیہ مصری حالات کی نبض پر انگلی رکھے ہوئے ہے اس کا مطلب ہے کہ ابھی مصر کے نئے لیڈروں سے خارجی مسائل کے طے کرنے پر پوری توجہ دینے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

موجودہ حالات سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ حالات ایسی صورت اختیار کریں گے کہ اینگلو مصری مذاکرات مفید طور پر شروع کئے جا سکیں۔ (اسٹار)

آواز سے زیادہ تیز پرواز کرنیکا تجربہ

لندن ۲۸ر اگست۔ گذشتہ جنگ کے ایک مشہور ترین جنگی پائلٹ نے آواز سے زیادہ تیز رفتار پرواز کے متعلق اپنے تجربات بیان کئے ہیں۔ اس پائلٹ نے اس سال شب و روز آواز کی رکاوٹوں کو توڑا ہے۔ اس کام کے لئے انہوں نے ۱۲ پونڈ وزنی ایک آلہ استعمال کیا ہے جس کی مدد سے برطانوی طیارے دنیا بھر کے طیاروں سے آگے ہیں۔ (اسٹار)

کراچی ۲۷ر اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان عنقریب تفتیش و تحقیقات کا ایک مرکزی ادارہ قائم کر رہی ہے